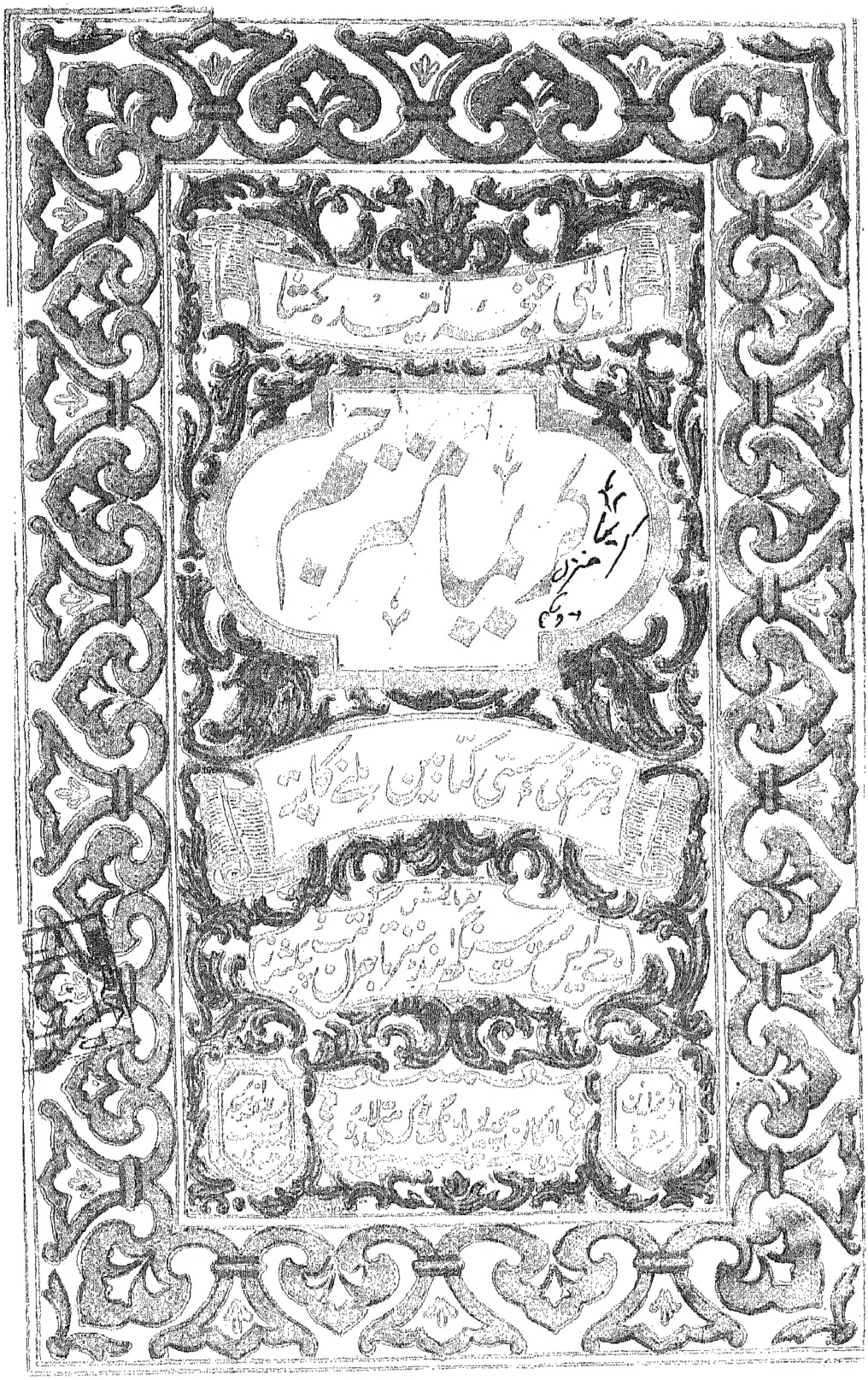

هو

کریما ببخشائے برحالِ ما

کہ ہستم اسیر کمندِ ہوا

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران فرخندہ آوان

نسخۂ صحیحۂ المسمّٰی

GIFT OF
Prof. Umaruddin,
Head of the Department of
Philosophy
M. U. ALIGARH.

کریما متبم

بفرمایش

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب

چوک متی سجد یو بلڈنگ لاہور۔

چھپ کر شائع ہوا۔

سنہ ۱۹۳۲ء

ہندوستان پریس ہسپتال روڈ لاہور میں لالہ دولت رام نے چھاپا

۹۱۷۵۱۲۵
۱۲۵
۶۵۳۶
۱۳۲
۱۳
RECORDED

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع نام اللہ کے سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کریما بہ بخشائے برحال ما
اے کریم بخشش کر اوپر حال ہمارے کے

کہ ہستم اسیر کمند ہوا
اس واسطے کہ ہیں ہیں قیدی کمند ہوس کا

ندارم غیر از تو فریادرس
نہیں رکھتے ہم سوائے تے فریاد کو پہنچنے والا

تو دعا صیاں را خطا بخش و بس
تو ہی ہے گنہگاروں کا گناہ بخشنے والا اور بس

نگہدار ما را ز راہ خطا
نگاہ رکھ ہم کو راہ گمراہ سے

خطا در گذار و صوابم نما
قصور معاف کر اور راہ راست ہم کو دکھا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

زبان تا بود در دہان جائیگیر
زبان جب تک ہووے قائم منہ میں

ثنائے محمد بود دلپذیر
تعریف محمد کی ہووے دل پسند

حبیب خدا اشرف انبیاء
دوست خدا کے بزرگترین پیغمبروں کے

کہ عرش مجیدش بود مشکبار
کہ عرش بزرگ اُن کا ہوا مکیہ گاہ

سوارِ جہانگیر یکران براق
سوار جہان کے لینے والے گھوڑے براق کے

کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق
کہ گذرے محل نیلی چھت کے سے

خطاب بہ نفس

خطاب ساتھ نفس کے

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت
چالیس برس تیری عمر عزیز کے گزرے

مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت
مزاج تیرا حال لڑکپن سے نہ پھرا

ہمہ با ہوا و ہوس ساختی
تمام عمر ساتھ حرص اور طمع کے موافقت کی تو نے

دمے بہ مصالح نہ پرداختی
ایک دم ساتھ نیکیوں کے مشغول نہ ہوا تو

مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار
نہ کر بھروسہ اوپر زندگی فانی کے

مباش ایمن از بازیِ روزگار
نہ ہو تو بے خوف فریب زمانے کے سے

در مدحِ کرم

بیچ تعریف احسان کے

دلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم
اے دل جس شخص نے کہ رکھا خوان احسان کا

بشد نامدارِ جہانِ کرم
ہوا سردار جہان کرم کا

کرم نامدارِ جہانت کند
کرم سردار جہان کا تجھ کو کرے

کرم کامگارِ امانت کند
کرم مقصد امان کا تجھ کو کرے

ورائے کرم در جہاں کار نیست
سوائے کرم کے جہان میں کام نہیں ہے

وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
اور اس سے زیادہ گرم کوئی بازار نہیں ہے

کرم مایۂ شادمانی بود
کرم پونجی خوشی کی ہے

کرم حاصلِ زندگانی بود
کرم نتیجہ زندگانی کا ہے

دلِ عالمے از کرم تازہ دار
دلِ ایک عالم کا کرم سے تازہ رکھ

جہاں را ز بخشش پُر آوازہ دار
جہان کو بخشش سے پُر آوازہ رکھ

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم
ہر وقت ہو کرم میں مضبوط

کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم
اسواسطے کہ ہے پیدا کرنیوالا جان کا کرم کرنے والا

در صفتِ سخاوت

بیچ صفت سخاوت کے

سخاوت کند نیکبخت اختیار
سخاوت کرتا ہے نیکبخت اختیار

کہ مرد از سخاوت شود بختیار
اسواسطے کہ مرد سخاوت سے ہوتا ہے نصیبہ ور

بہ لطف و سخاوت جہانگیر باش
ساتھ مہربانی اور سخاوت کے جہان کا لینے والا رہ

در اقلیمِ لطف و سخا میر باش
بیچ ولایت مہربانی اور سخاوت کی سردار رہ

سخاوت بود کارِ صاحبدلاں
سخاوت ہوتا ہے کام صاحب دلوں کا

سخاوت بود پیشۂ مقبلاں
سخاوت ہوتا ہے پیشہ اقبالمندوں کا

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت تانبے عیب کیلئے کیمیا ہے

سخاوت همه دردها را دواست
سخاوت سب دردوں کی دوا ہے

مشو تا توانی ازین سخاوت بری
نہ ہو حتے الامکان سخاوت سے جدا

که گویند بهتری را سخاوت بری
کہ گیند بہتری کا سخاوت سے لیجاوے تو

در مذمت بخیل

بیچ برائی بخیل کے

اگر چرخ گردد به کام بخیل
اگر آسمان پھرے ساتھ مقصد بخیل کے

ور اقبال باشد غلام بخیل
خواہ اقبال ہووے غلام بخیل کا

وگر در کفش گنج قارون بود
اور جو ہاتھ میں اسکے خزانہ قارون کا ہو

وگر تابعش ربع مسکون بود
اور اگرچہ فرمانبردار اس کی تمام دنیا ہو

نیرزد بخیل آنکه نامش برى
بخیل اسکے لائق نہیں کہ نام اس کا لے تو

وگر روزگارش کند چاکری
اور اگرچہ زمانہ اس کی کرے نوکری

مکن التفاتی بمال بخیل
نہ کر توجہ اوپر مال بخیل کے

مبر نام مال و منال بخیل
نہ لے نام مال اور اسباب بخیل کے کا

بخیل ار بود زاهد بحر و بر
بخیل اگر ہووے زاہد تمام دنیا کا

بهشتی نباشد به حکم خبر
بہشتی نہ ہوگا ساتھ حکم حدیث کے

لہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ داخل نہ ہونگے بہشت میں یہ تین شخص ایک مکار اور دوسرا بخیل تیسرا وہ شخص کہ محتاجوں پر احسان نہیں رکھتا ہے کہ بھیجدیا صاحب نے اپنا ہدیہ تحفہ فرمایا کہ کرامات ہے اہل کرامات کی نیت کو اور نہیں رکھتے ہیں

بخیل ار چہ باشد تونگر بمال
بخیل اگرچہ ہووے صاحب قوت مال کا

بخواری چو مفلس خورد گوشمال
ساتھ خواری کے مانند مفلس کے کھائے گوشمال

سخیاں ز اموال می خورند
سخی لوگ مال سے پھل کھاتے ہیں

بخیلاں غم سیم و زر می خورند
بخیل آدمی غم سونے چاندی کا کھاتے ہیں

در صفت تواضع

بیچ تعریف تواضع کے

دلا گر تواضع کنی اختیار
اے دل اگر تواضع کرے تو اختیار

شود خلق دنیا ترا دوستدار
ہووے خلق دنیا تیری دوستدار

تواضع زیادت کند جاہ را
تواضع زیادہ کرے تیرے مرتبے کو

کہ از مہر پرتو بود ماہ را
اسلئے کہ آفتاب سے روشنی ہووے چاند کو

تواضع بود مایۂ دوستی
تواضع ہووے پونجی دوستی کی

کہ عالی بود پایۂ دوستی
کہ بلند ہووے مرتبہ دوستی کا

تواضع کند مرد را سرفراز
تواضع کرے مرد کو سربلند

تواضع بود سروراں را طراز
تواضع ہووے سرداروں کا نشان

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
تواضع کرے جو کہ ہے آدمی

نہ زیبد ز مردم بجز مردمی
نہ زیب دے آدمی سے سوا مروت کے

لہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بوجہ شخص عاجزی کرتا ہے ساتھ بھائی مسلمان کے بلند کرتا ہے اللہ مرتبہ اس کا۔

تواضع کند هوشمند گزین
تواضع کرے ہوشمند پسند

نهد شاخ پر میوه سر بر زمین
رکھے ڈالی میوہ دار سر اوپر زمین کے

تواضع بود حرمت افزائے تو
تواضع ہووے آبرو بڑھانے والی تیری

کند در بهشت برین جائے تو
کرے بہشت بلند میں جگہ تیری

تواضع کلید در جنت است
تواضع کنجی دروازے بہشت کی ہے

سر افرازی و جاه را زینت است
سربلندی اور مرتبے کے لئے زینت ہے

کسے را که عادت تواضع بود
جس شخص کی عادت تواضع کی ہووے

ز جاه و جلالش تمتع بود
مرتبہ اور بزرگی سے اسکو فائدہ ہووے

تواضع عزیزت کند در جهاں
تواضع عزیز کرے تجھ کو جہان میں

گرامی شوی پیش دانا چناں
بزرگ ہووے تو آگے دلوں کے مانند جان کے

تواضع مدار از خلائق دریغ
تواضع نہ رکھ خلایق سے دور

که گردن ازاں برکشی همچو تیغ
کہ گردن اس سے بلند کرے تو مانند تلوار کی

کسے را که گردن کشی در سر است
جس شخص کے سر میں غرور ہے

تواضع ازو یافتن خوشتر است
عاجزی اس سے پانا خوشتر ہے

تواضع ز گردن فرازان نکوست
عاجزی گردن بلندوں سے خوب ہے

گدا گر تواضع کند خوے اوست
فقیر اگر عاجزی کرے خو اس کی ہے

در مذمت تکبر

بیچ برائی غرور کے

تکبر مکن زینہار اے پسر — کہ روز[1] نیستش درآئی بسر

غرور نہ کر ہرگز اے لڑکے — کہ ایکدن اس کے ہاتھ سے گرے تو ساتھ سر کے

تکبر زدانا بود ناپسند — نہ درآید ایں معنی از ہوشمند

غرور دانا سے ہووے ناپسندیدہ — نہ آوے یہ بات ہوشمند سے

تکبر بود عادت جاہلاں — تکبر نیاید صاحب دلاں

غرور ہووے عادت جاہلوں کی — غرور نہ آوے صاحب دلوں سے

تکبر عزازیل[2] را خوار کرد — بہ زندان لعنت گرفتار کرد

غرور نے شیطان کو ذلیل کیا — قید خانہ لعنت میں گرفتار کیا

کسے را کہ خصلت تکبر بود — سرش پر غرور از تصور بود

جس شخص کی کہ خصلت غرور کی ہو — سر اس کا بھرا ہوا غرور کے خیال سے ہو

تکبر بود مایۂ مدبری — تکبر بود اصل بدگوہری

غرور ہے بدبختی کی — غرور ہے جڑ بدذاتی کی

چو دانی تکبر چرا مے کنی — خطا میکنی و خطا میکنی

اگر جانتا ہے تو غرور کیوں کرتا ہے تو — خطا کرتا ہے تو خطا کرتا ہے تو

---

[1] یہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا جسکے دل میں بقدر ذرہ کے بھی غرور ہوگا [2] ذلیل فرمایا خدا وند کریم نے ابلیس کو اپنی پاک کلام میں کہ کہا شیطان نے میں ہوں بہتر حضرت آدم سے اسلیئے کہ میں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے اور آگ بزرگی کا مٹی جزو سفلی سے ہے۔

در فضیلتِ علم

بیان فضیلت علم کے

بنی آدم از علم یابد کمال
بیٹا آدم کا علم سے پاتا ہے کمال

نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
نہ حشمت اور مرتبہ اور مال اور اسباب سے

چو شمع از پئے علم باید گداخت
مانند شمع کے واسطے علم کے چاہئے گھلنا

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت
کہ بغیر علم کے نہ سکے خدا کو پہچاننا

خردمند باشد طلبگارِ علم
عقلمند ہووے طلبگار علم کا

کہ گرم است ہمیشہ بازارِ علم
کہ گرم ہے ہمیشہ بازار علم کا

کسے را کہ شد در ازل نیختیار
جو شخص کہ ہوا ازل میں نصیبہ ور

طلب کردنِ علم کرد اختیار
طلب کرنا علم کا کیا اختیار

طلب کردنِ علم شد بر تو فرض[1]
طلب کرنا علم کا ہوا تجھ پر فرض

دگر واجب از بہر قطع ارض
پھر واجب ہے واسطے کاٹنا زمین کا

برو دامنِ علم گیر استوار
جا دامن علم کا پکڑ مضبوط

کہ علمت رساند بدار القرار
کہ علم تجھ کو پہنچائے گا بہشت میں

میاموز جز علم گر عاقلی
نہ سیکھ سوا علم کے اگر عقلمند ہے تو

کہ بے علم بودن بود غافلی
کہ بے علم رہنا ہووے غفلت

[1] فرمایا رسول خدا صلعم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے۔ ہر ایک مسلمان پر ۱۲

ترا علم در دین و دُنیا تمام
تجھ کو علم دین اور دُنیا میں کافی ہے

کہ کارِ تو از علم گیرد نظام
کہ کام تیرا علم سے لیگا آماستگی

در امتناع از صحبتِ جاہلاں

بیچ ممانعت صحبت جاہلوں کی سے

دلا گر خردمندی و ہوشیار
اے دل اگر عقلمند ہے تو اور ہوشیار

مکن صحبتِ جاہلاں اختیار
نہ کر صحبت جاہلوں کی اختیار

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
جاہل سے بھاگنے والا مانند تیر کے رہ

نیامیختہ چوں شکر شیر باش
نہ ملا ہوا مانند شکر شیر کے رہ

ترا اژدہا گر بود یارِ غار
تیرا اژدہا اگر ہووے یار گاڑھا

ازاں بہ کہ جاہل بود غمگسار
اس سے بہتر ہے کہ جاہل ہووے دوست

اگر خصمِ جانِ تو عاقل بود
اگر دشمن جان تیری کا عقلمند ہووے

بہ از دوستدارے کہ جاہل بود
بہتر ہے اُس دوست سے کہ جاہل ہووے

چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست
مانند جاہل کے کوئی جہاں میں خوار نہیں ہے

کہ نادانتر از جاہلی کار نیست
کہ بیوقوفی کا کام جاہلی سے بڑھ کر کوئی نہیں

ز جاہل نیاید جز افعالِ بد
جاہل سے نہ آئے سوائے فعل بد کے

وز و نشنود کس جز اقوالِ بد
اور اس سے نہ سُنے کوئی سوا قول بد کے

سرانجام جاہل جہنم بود
آخر کار جاہل کا دوزخ ہووے

کہ جاہل نیکو عاقبت کم بود
کہ جاہل نیک عاقبت کم ہووے

سر جاہلاں بر سر دار بہ
سر جاہلوں کا اوپر سولی کے بہتر

کہ جاہل نجواری گرفتار بہ
کہ جاہل خواری میں گرفتار بہتر

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہووے

کزو ننگ دنیا و عقبےٰ بود
کہ اس سے ننگ دنیا اور آخرت کی ہووے

در صفتِ عدل

بیچ تعریف انصاف کے

چو ایزد ترا ایں ہمہ کام داد
جب خدا نے تجھکو یہ سب مقصد دیا

چرا بر نیاری سرانجام داد
کیوں بر نہیں لاتا سرانجام انصاف کا

چو عدل ست سرمایۂ خسروی
جب انصاف ہے لباس بادشاہت کا

چرا عدل را دل نداری قوی
کس لئے انصاف کو دل سے نہ رکھے تو قوی

ترا مملکت پائداری کند
تیری بادشاہی پختہ کرے

اگر معدلت دستیاری کند
اگر انصاف مددگاری کرے

چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
جب نوشیرواں نے عدل کیا اختیار

کنوں نامِ نیکیست از و یادگار
اب تک نام نیک ہے اس سے یادگار

زتاثیر عدل ست آرام ملک
تاثیر عدل سے ہے آرام ملک کا

کہ از عدل حاصل شود کام ملک
کہ عدل سے حاصل ہووے مقصود ملک کا

جہاں را بہ انصاف آباد دار
جہان کو ساتھ انصاف کے آباد رکھ

دلِ اہلِ انصاف را شاد دار
دل صاحب انصاف کا خوش رکھ

جہاں را بہ از عدل معمار نیست
جہان کیلئے بہتر عدل سے آباد کرنیوالا نہیں ہے

کہ بالاتر از معدلت کار نیست
کہ بہتر انصاف سے کام نہیں ہے

ترا ازیں بہ آخر چہ حاصل شود
تجھ کو اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہووے

کہ نامت شہنشاہ عادل بود
کہ نام تیرا بادشاہ عادل ہووے

اگر خواہی از نیک بختی نشاں
اگر چاہتا ہے تو نشان نیک بختی کا

در ظلم بندی بر اہل جہاں
دروازہ ظلم کا بند کر اوپر جہان کے

رعایت در ریغ از رعیت مدار
رعایت کو دور رعیت سے نہ رکھ

مراد دل دادخواہاں برار
مراد دل فریادیوں کی بر لا

در مذمت ظلم

ہیچ برائی ظلم کے

خرابی زبیداد[1] بیند جہاں
خرابی ظلم سے دیکھے جہان

چو بستان خرم نبادِ خزاں
جیسے باغ تازہ ہوا خزان سے

[1] فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ظلم تاریکی روز قیامت ہے

مدہ رخصتِ ظلم در ہیچ حال
نہ دے رخصت ظلم کی کسی حال میں

کہ خورشید ملکت نیاید زوال
کہ آفتاب ملک تیرے کا نہ پاوے نقصان

کسے کاتش ظلم زد در جہاں
جس شخص نے کہ آگ ظلم کی لگائی جہان میں

برآورد از اہلِ عالم فغاں
برلایا اہل جہان سے فریاد

ستمکش گر آہے برآرد ز دل
ستم رسیدہ اگر ایک آہ برلاوے دل سے

نہ ند سوزِ او شعلہ در آب و گل
مارے سوزش اس کی شعلہ پانی اور مٹی میں

مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
نہ کر اوپر ضعیفوں بیچاروں کے زور

بیندیش آخر ز تنگی گور
اندیشہ کر آخر کو تنگی قبر سے

بہ آزار مظلوم مائل مباش
ساتھ ستانے مظلوم کے خواہش کرنیوالا نہ رہ

ز دود دلِ خلق غافل مباش
دھوئیں دل خلق سے غافل نہ رہ

مکن مردم آزاری اے تند سار
نہ کر آدمیوں کو ستانا اے بے عقل

کہ ناگاہ رسد بر تو قہرِ خدا
کہ یکایک پہنچے تم پر قہر خدا کا

ستم بر ضعیفانِ مسکین مکن
ظلم اوپر ضعیفوں غریب کے نہ کر

کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن
کہ ظالم دوزخ میں جاوے ضرور

در صفتِ قناعت

بیچ تعریف قناعت کے

دلا گر قناعت بدست آوری
در اقلیم راحت کنی سروری

اے دل اگر قناعت ہاتھ میں لاوے تو
ولایت میں راحت کی کرے تو سرداری

اگر تنگدستی ز سختی منال
کہ پیشِ خردمند ہیچ ست مال

اگر مفلس ہے تو سختی سے نالہ نہ کر
کہ آگے عقلمند کے ناچیز ہے مال

ندارد خردمند از فقر عار
کہ باشد نبی را ز فقر افتخار

نہ رکھے عقلمند محتاجی سے شرم
کہ ہووے نبی کو فقر سے فخر

غنی را ز روم سیم آرایش ست
ولیکن فقیر اندر آسایش ست

مالدار کو سونے چاندی سے آرایش ہے
اور لیکن فقیر آرام میں ہے

غنی گر نباشی مکن اضطراب
کہ سلطاں نخواہد خراج از خراب

مالدار اگر نہ ہووے تو نہ کر بیقراری
کہ بادشاہ نہ چاہے محصول ویرانی سے

قناعت بہر حال اولیٰ تر ست
قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست

قناعت ہر حال میں بہتر ہے
قناعت کرے شخص کہ نیکبخت ہے

ز نورِ قناعت بر افروز جاں
اگر خواہی از نیک بختی نشاں

نور سے قناعت کے روشن کر جان
اگر چاہتا ہے تو نیک بختی سے نشان

در مذمّتِ حرص

بیچ برائی حرص کے

ایا مبتلا گشتہ در دامِ حرص
شدہ مست و لایعقل از جامِ حرص

اے شخص مبتلا ہوا جال میں حرص کے
ہوا مست اور بے عقل پیالہ حرص سے

مکن عمر ضائع بہ تحصیلِ مال
کہ ہم نرخ گوہر نباشد سفال

نہ کر عمر ضائع تحصیل مال میں
کہ برابر قیمت موتی کے نہ ہو ٹھیکری

ہر آنکس کہ در بندِ حرص اوفتاد
دہد خرمنِ زندگانی بباد

جو شخص کہ قید میں حرص کے پڑا
دیتا ہے خرمن زندگانی ہوا کو

گرفتم کہ اموالِ قارون ترا ست
ہمہ نعمتِ ربع مسکون ترا ست

فرض کیا میں نے مال قارون کا تجھ کو ہے
سب نعمت تمام دنیا کی تجھ کو ہے

بخواہی شد آخر گرفتارِ خاک
چو بیچارگان با دلِ دردناک

ہوگا تو آخر کو گرفتار خاک کا
مانند بیچاروں کے ساتھ دل دردمند کے

چرا میگذاری ز سودائے زر
چرا میکشی بارِ محنت چو خر

کیوں گلتا ہے تو خیال مال سے
کیوں کھینچتا ہے تو بوجھ مشقت کا مانند گدھے کے

چرا میکشی محنت از بہرِ مال
کہ خواہد شدن ناگہاں پائمال

کیوں کھینچتا ہے تو محنت واسطے مال کے
کہ ہوگا یکایک برباد

چناں دادہ دل نقش درم — کہ ہستی ز ذوقش ندیم و ندم

ایسا دیا ہے تو نے دل اور نقش درم کے — کہ ہے تو ذوق اسکے سے ہمنشین پریشانی کا

چناں عاشق روئے زرگشتہ — کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ

ایسا عاشق صورت مال کا ہوا ہے تو — کہ پریشان احوال اور حیران ہے تو

چناں گشتہ صید بہر شکار — کہ یادت نیاید ز روز شمار

ایسا ہوا ہے تو شکار واسطے شکار کے — کہ یاد تجھ کو نہ آوے روز قیامت کی

مبادا دل آں فرومایہ شاد — کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

نہ ہو جیو دل اس کمینے کا خوش — کہ واسطے دنیا کے دے دین کو برباد

در صفت طاعت و عبادت

بیچ تعریف بندگی اور عبادت کے

کسے را کہ اقبال باشد غلام — بود میل خاطر بہ طاعت مدام

جس شخص کا کہ اقبال ہو غلام — ہووے خواہش طبیعت کیطرف عبادت کے ہمیشہ

نشاید سر از بندگی تافتن — کہ دولت بطاعت تواں یافتن

نہ چاہیئے سر بندگی سے پھیرنا — کہ دولت ساتھ عبادت کے پائی جاسکتی ہے

سعادت بطاعت میسر شود — دل از نور طاعت منور شود

نیک بختی عبادت سے میسر آتی ہے — دل نور عبادت سے روشن ہووے

اگر بندی از بہرِ طاعت میاں
کشاید درِ دولتِ جاوداں

اگر باندھے تو واسطے الطاعت کے کمر
کھلے دروازہ دولت ہمیشہ کا

زطاعت نہ پیچد خردمند سر
کہ بالائے طاعت نباشد ہنر

عبادت سے نہ پھیرے عقلمند سر
کہ بہتر عبادت سے نہ ہووے ہنر

بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار
کہ فردا ز آتش شوی رستگار

عبادت کے پانی سے وضو تازہ رکھ
تاکہ کل قیامت میں آگ سے ہووے تو رہا

نماز از سرِ صدق پایدار
کہ حاصل کنی دولتِ پائیدار

نماز راہِ صدق سے قایم رکھ
اسواسطے کہ حاصل کرے تو دولت لازوال

زطاعت بود روشنائی جاں
کہ روشن ز خورشید باشد جہاں

عبادت سے ہوتی ہے روشنی جان کو
اس واسطے کہ روشن سورج سے ہوتا ہے جہان

پرستندہ آفرینندہ باش
درایوانِ طاعت نشیندہ باش

پوجنے والا پیدا کرنے والے کا رہ
محل میں عبادت کے بیٹھنے والا رہ

اگر حق پرستی کنی اختیار
درا قلیم دولت شوی شہریار

جو خدا پرستی کرے تو اختیار
ولایت میں دولت کی ہووے تو بادشاہ

سر از جیبِ پرہیزگاری برآر
کہ جنت بود جائے پرہیزگار[1]

سر گریبان پرہیزگاری سے نکال
کہ جنت ہووے جگہ پرہیزگاری کی

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں کہ جو شخص چاہے ثواب خوف کا اور کوشش کرے اسکے لئے اور اپنے کو مسلمان بنا دے

یہ کتاب مولوی عبدالحق صاحب نے انجمن ترقی اردو کراچی کے لئے تحقیق و تدوین کی ہے۔ ۱۴

زتقوی یک چراغ روان بر فروز
پرہیزگاری سے چراغ جہان کا روشن کر

کہ چون نیکبختاں شوی نیک روز
کہ مانند نیک بختوں کے ہووے تو نیک بخت

کسے را کہ از شرع باشد شعار
جس شخص کو شرع سے ہووے شیوہ

نہ ترسد ز آسیب روز شمار
نہ ڈرے صدمہ روز قیامت سے

در مذمت شیطان

بیچ برائی شیطان کے

دلا ہر کہ محکوم شیطاں بود
ایدل جو شخص کہ فرمانبردار شیطان کا ہووے

شب و روز در بند عصیاں بود
رات اور دن قید میں گناہ کے ہووے

کسے را کہ شیطاں بود پیشوا
جس شخص کا کہ شیطان ہووے راہ نما

کجا باز گردد براہ خدا
کب آوے اوپر راہ خدا کے

دلا عزم عصیاں[1] مکن زینہار
اے دل قصد گناہ نہ کر ہرگز

کہ رحمت کند بر تو پروردگار
تاکہ مہربانی کرے تجھ پر اللہ

ز عصیاں کند ہوشمند اجتناز
گناہ سے کرتا ہے عقلمند پرہیز

کہ از آب باشد شکر را گداز
اس واسطے کہ پانی سے ہوتا ہے شکر کو گھلنا

کند نیکبخت از گناہ اجتناب
کرے نیکبخت گناہ سے پرہیز

کہ پنہاں شود نور مہر از سحاب
اسواسطے کہ پوشیدہ ہوتی ہے روشنی آفتاب کی بادل سے

[1] فرماتے ہیں رسول صلعم کہ گناہ کرنا بلکہ قصد گناہ کا بھی کرنا مناسب نہیں ہے ۱۲

مکن نفس امّارہ را پیروی
نہ کر نفس بد کی پیروی

کہ ناگاہ گرفتار دوزخ شوی
اسواسطے کہ یکایک گرفتار دوزخ کا ہووے تو

اگر برنتابد ز عصیاں دلت
اگر نہ پھرے گناہ سے دل تیرا

بود اسفل السّافلیں منزلت
ہووے دوزخ ٹھکانا تیرا

مکن خانہ زندگانی خراب
نہ کر گھر زندگانی کا خراب

بہ سیلاب فعل بد و ناصواب
بسبب موج فعل بد اور ناراست کے

اگر دور باشی ز فسق و فجور
اگر دور رہے تو بدکاری اور گناہ سے

نہ باشی ز گلزار فردوس دور
نہ ہووے تو گلزار بہشت سے دور

در بیان شراب عشق

بیچ بیان شراب عشق کے

بدہ ساقیا آب آتش لباس
دے اے ساقی پانی آگ کی صورت والا

کہ مستی کند اہل دل التماس
کیونکہ مستی کی کرتا ہے صاحب دل آرزو

مے لعل در ساغر زنگار
شراب سرخ پیالے سنہری میں

بود روح پرور چو لعل نگار
ہووے روح کی پالنے والی مانند لب معشوق کے

خوشا آتش شوق ارباب عشق
مبارک اچھی آگ شوق صاحبان عشق کی

خوشا لذت درد اصحاب عشق
مبارک خوش لذت درد صاحبان عشق کی

بیار آں شراب چو آبِ حیات
لا وہ شراب کہ مانند آبِ حیات کی ہے

کہ یابد ز بوئش دل از غم نجات
کہ پاوے بو سے اس کی دل غم سے نجات

خوش آنکہ دارد تمنائے دوست
مبارک ہے وہ دل کہ رکھے آرزو دوست کی

خوش آنکس کہ در بندِ سودائے اوست
مبارک ہے وہ آدمی کہ قید محبت میں اس کی ہے

خوش آنکہ شیدا بروئے دوست
مبارک ہے وہ دل کہ فریفتہ ہے اوپر مُنہ دوست کے

خوش آنکہ شد منزلش کوئے دوست
مبارک ہے وہ دل کہ ہوا مقام اس کا گلی دوست کی

شراب چو لعلِ روان بخش یار
شراب کہ مانند لب جاں بخش یار کے ہے

شرابِ مصفّا چو روئے نگار
شراب مصفا جو مانند مُنہ معشوق کے ہے

خوشا مے پرستی صاحبدلاں
مبارک ہے شراب نوشی اولیار سے

خوشا ذوق مستی ز دلدادگاں
مبارک ہے ذوق مستی کا کاملوں سے

در صفتِ وفا

بیچ صفت وفا کے

دلا در وفا باش ثابت قدم[1]
اے دل وفا میں رہ ثابت قدم

کہ بے سکّہ رائج نباشد درم
اسواسطے کہ بغیر اس کے جاری نہیں ہوتا درم

زراہِ وفا گر نہ پیچی عناں
راہ وفا سے جو نہ پھیرے تو باگ

شوی دوست اندر دلِ دشمناں
ہووے تو دوست دل میں دشمنوں کے

[1] وفا ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ وفا کرو تم میرا وفا کروں میں عہد تمہارا ۱۲

مگردان ز کوئے وفا روئے دل
نہ پھیر گلی وفا سے منہ دل کا

کہ در روئے جانان نباشی خجل
کہ سامنے منہ معشوق کے نہ ہووے تو شرمندہ

منہ پائے بیروں ز کوئے وفا
نہ رکھ پاؤں باہر گلی وفا سے

کہ از دوستاں می نیرزد جفا
کہ دوستوں سے نہیں لایق ہے ظلم

جدائی ز احباب کردن خطاست
جدائی دوستوں سے کرنا گناہ ہے

بریدن ز یاراں خلافِ وفاست
کنارہ کرنا یاروں سے خلاف وفا کے ہے

بود بے وفائی سرشتِ زناں
ہووے بے وفائی عادت عورتوں کی

میاموز کردار زشتِ زناں
نہ سیکھ کام بد عورتوں کے

در فضیلت شکر

بیچ فضیلت شکر کے

کسے را کہ باشد دلِ حق شناس
جس شخص کا کہ ہووے دل خدا شناس

نشاید کہ بندد زبان سپاس
نہ چاہیے کہ بند کرے زبان شکر کی

نفس جز بہ شکر خدا بر میار
دم سوائے شکر خدا کے نہ نکال

کہ واجب بود شکر پروردگار
کہ واجب ہووے شکر خدا کا

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر
تیرا مال اور نعمت زیادہ ہووے شکر سے

ترا فتح از در در آید ز شکر
تجھ کو بہتری دروازے سے آوے شکر سے

اگر شکرِ حق تا بروزِ شمار
اگر شکر خدا کا روز قیامت تک

گزاری نباشد یکے از ہزار
ادا کرے تو نہ ہووے ایک ہزار سے

ولے گفتنِ شکر اولیٰ تر ست
لیکن کہنا شکر کا بہتر ہے

کہ اسلام را شکر او زیور ست
کہ اسلام کے لئے شکر اس کا زیور ہے

گر از شکر ایزد نہ بندی زباں
اگر شکر خدا سے نہ بند کرے تو زبان

بدست آوری دولتِ جاوداں[۱]
ہاتھ میں لاوے تو دولت ہمیشہ کی

در بیانِ صبر

بیچ بیان صبر کے

ترا گر صبوری بود دستیار
تیرا اگر صبر ہووے مددگار

بدست آوری دولتِ پایدار
ہاتھ میں لائے تو دولت پائیدار

صبوری بود کارِ پیغمبراں
صبر کرنا ہووے کام پیغمبروں کا

نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں
نہ پھیریں اس سے منہ دیندار لوگ

صبوری کشاید درِ کامِ جاں
صبر کھولے دروازہ مقصد جان کا

کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں[۲]
کہ سوا صبر کے نہیں ہے کنجی اس کی

صبوری[۳] برآرد مرادِ دلت
صبر بر لاوے مراد تیرے دل کی

کہ از عالماں حل شود مشکلت
کہ عالموں سے آسان ہووے مشکل تیری

---

[۱] دنیا اور آخرت کی دولت صبر کرنے والے کو ملتی ہے۔ [۲] صبر کنجی ہے ہر مراد کی۔ [۳] صبر سے آدمی کی ہر مراد دل حاصل ہوتی ہے۔ اگر صبر کرنا تجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہو تو عالموں سے پوچھ کہ اگلے بیان سے تیرا یہ عقدہ حل ہو جائے گا۔

صبوری کلید در آرزوست
صبر کنجی دروازے آرزو کی ہے

کشائندۂ کشورِ آرزوست
کھولنے والی ولایت آرزو کی ہے

صبوری بہر حال اولیٰ بود
صبر ہر حال میں بہتر ہووے

کہ در ضمنِ آں چند معنی بود
کہ درمیان میں اس کے کتنی خوبیاں ہیں

صبوری[1] ترا کامگاری دہد
صبر تجھ کو مقصد وری دے

زرنج و بلا رستگاری دہد
رنج اور بلا سے رہائی دے

صبوری کُنی گر ترا دیں بود
صبر کرے تو اگر تجھ کو دین ہووے

کہ تعجیل کارِ شیاطیں بود
کہ جلدی کرنا کام شیطان کا ہووے

در صفتِ راستی

سچ صفت سچ بولنے کے

دلا راستی گر کنی اختیار
اے دل سچ اگر کرے تو اختیار

شود دولتت ہمدم و بختیار
ہووے دولت تیری دوست اور نصیبہ مددگار

نہ پیچد سرِ[2] از راستی ہوشمند
نہ پھیرے سر سچ سے عقلمند

کہ از راستی نام گردد بلند
کہ سچ سے نام ہووے بلند

دم از راستی گر زنی صبح وار
لے سچ سے مانے تو صبح کی مانند

ز تاریکیِ جہل گیری کنار
تاریکیٔ جہالت سے لے کنارہ

[1] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنیوالوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ [2] فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سچ راہ دکھاتا ہے طرف

راستی اور نیکوکاری کا طرف بہشت کے ۱۲

مزن دم بجز راستی تنہیار
نہ مار دم سوائے سچ کے ہرگز

کہ دارد فضیلت یمین بر یسار
کہ رکھتا ہے فضیلت داہنا بائیں پر

بہ از راستی در جہاں کار نیست
بہتر سچ سے جہان میں کام نہیں ہے

کہ در گلبن راستی خار نیست
کہ گلزار سچ میں کانٹا نہیں ہے

در مذمّتِ کذب

جھوٹ برائی کے

کسے کہ نار استی گشت کار
جس شخص کا کہ جھوٹ ہوا کام

کجا روزِ محشر شود رستگار[1]
کیونکر دن قیامت کے ہووے خلاص

کسے کہ گردد زبان دروغ
جس کی کہ ہووے زبان جھوٹ کی

چراغ دلش را نباشد فروغ
چراغ دل اس کے کو نہ ہو روشنی

دروغ آدمی را کند شرمسار
جھوٹ آدمی کو کرے شرمندہ

دروغ آدمی را کند بے وقار
جھوٹ آدمی کو کرے ذلیل

ز کذّاب گیرد خردمند عار
جھوٹ سے لے عقلمند عبرت

کہ او را نیارد کسے در شمار
کہ اس کو نہ لاوے کوئی شمار میں

دروغ اے برادر مگو نیہ
جھوٹ اے بھائی نہ کہہ ہرگز

کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
کہ جھوٹا ہووے خوار اور بے اعتبار

[1] فرمایا خدا تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کیلئے سخت عذاب ہے ۱۲

زنار استی ہیچ کارے بتر
جھوٹ سے نہیں ہے کوئی کام بد تر

کزو گم شود نام نیک اے پسر
کہ اس سے گم ہووے نام اے بیٹے

در صنعتِ حق تعالےٰ

قدرتِ خدا کا بیان

نگہ کن بریں گنبدِ زنگار
نگاہ کر اوپر اس گنبد سُنہری کے

کہ سقفش بود بے ستون استوار
کہ چھت اسکی ہووے بے ستون قایم

سراپردۂ چرخ گردندہ بین
سرا پردہ آسمان پھرنے والے کا دیکھ

دروشمعہائے فروزندہ بین
اس میں شمعیں روشن دیکھ

یکے پاسبان و یکے پادشاہ
ایک چوکیدار اور ایک پادشاہ

یکے دادخواہ و یکے باج خواہ
ایک فریادی اور ایک محصول لینے والا

یکے شادمان و یکے دردمند
ایک خوش اور ایک درد والا

یکے کامران و یکے مستمند
ایک مقصدور اور ایک حاجتمند

یکے تاجدار و یکے باجدار
ایک تاج رکھنے والا اور ایک محصول دینے والا

یکے سرفراز و یکے خاکسار
ایک سرفراز اور ایک عاجز

یکے بر حصیر و یکے بر سریر
ایک اوپر بوریئے کے اور ایک اوپر تخت کے

یکے در پلاس و یکے در حریر
ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں

یکے بے نوا و یکے مالدار	یکے نامراد و یکے کامگار
ایک محتاج اور ایک مال دار	ایک نامراد اور ایک مقصد ور
یکے در غنا و یکے در عنا	یکے را بقا و یکے را فنا
ایک تونگری میں اور ایک تنگ دستی میں	ایک کو زندگی اور ایک کو موت
یکے تندرست و یکے ناتواں	یکے سال خوردہ و یکے نوجواں
ایک تندرست اور ایک ناتواں	ایک بوڑھا اور ایک نوجوان
یکے در صواب و یکے در خطا	یکے در دعا و یکے در دغا
ایک اچھی بات میں اور ایک خطا میں	ایک دعا میں اور ایک دغا میں
یکے نیک کردار و نیک اعتقاد	یکے غرق در بحر فسق و فساد
ایک نیک کام والا اور نیک اعتقاد	ایک ڈوبا ہوا دریا میں بدکاری اور فساد کے
یکے نیک خلق و یکے تند خوئے	یکے بردبار و یکے جنگ جوئے
ایک نیک خو اور ایک بدخو	ایک برداشت کرنے والا اور ایک لڑاکا
یکے در تنعم یکے در عذاب	یکے در مشقت یکے کامیاب
ایک راحت میں ایک عذاب میں	ایک مشقت میں ایک مقصد ور
یکے در جہاں جلالت امیر	یکے در کمند حوادث اسیر
ایک جہان بزرگی میں سردار	ایک پھندے آفات میں قیدی

یکے در گلستانِ راحت مقیم
ایک باغ راحت میں رہنے والا

یکے با غم و رنج و محنت ندیم
ایک ساتھ غم اور رنج اور محنت کے ہمنشین

یکے را بروں رفت اندازہ مال
ایک کو باہر کیا اندازے مال سے

یکے در غمِ نان و خرجِ عیال
ایک غم میں روٹی اور لڑکے بالوں کے خرچ میں

یکے چوں گل از خرّمے خندہ زن
ایک مانند پھول کے خوشی سے ہنسنے والا

یکے را دل آزردہ خاطر حزین
ایک کا دل آزردہ خاطر غمناک

یکے بستہ از بہرِ طاعت کمر
ایک نے باندھی واسطے عبادت کے کمر

یکے در گناہ بردہ عمرے بسر
ایک گناہ میں لے گیا عمر کو آخر

یکے را شب و روز مصحف بدست
ایک کے رات اور دن قرآن ہاتھ میں

یکے خفتہ در کنجِ میخانہ مست
ایک سویا ہوا گوشۂ میخانہ میں مست

یکے بر درِ شرع مسمار وار
ایک اوپر دروازے شرع کے میخ کی مانند

یکے رہِ کفر زنّار وار
ایک راہ کفر میں جنیو باندھے ہوئے

یکے مقبل و عالم و ہوشیار
ایک اقبال مند اور عالم اور ہوشیار

یکے مدبر و جاہل و شرمسار
ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ

یکے غازی و چابک و پہلواں
ایک جہاد کرنے والا اور چالاک اور پہلوان

یکے بزدل و سست و ترسندہ جاں
ایک کمزور دل اور سست اور ڈرنے والا

یکے کاتب اہل دیانت ضمیر
ایک منشی صاحب دیانت کا سا دل

یکے دزد باطن کہ نامش دبیر
ایک چور دل کہ نام اس کا منشی

در منع اُمید از مخلوقات

ممانعت اُمید کی مخلوقات سے

ازیں پس مکن تکیہ بر دردگار
اس سے پیچھے نہ کر بھروسہ زمانے پر

کہ ناگاہ رجانت برآرد دمار
کہ یکایک جان تیری سے برلاوے ہلاکی

مکن تکیہ بر لشکر بے عدد
نہ کر تکیہ اوپر لشکر بے شمار کے

کہ شاید ز نصرت نیابی مدد
کہ شاید نہ کرنے سے پاوے تو مدد

مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم
نہ کر تکیہ اوپر ملک اور مرتبے اور لشکر کے

کہ پیش از تو بود است بعد از تو ہم
کہ آگے تجھ سے ہوا ہے اور بعد تجھ سے بھی

مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
نہ کر برائی کہ برائی دیکھے تو یار نیک سے

نمی وید از تخم بد بار نیک
نہیں جمتا ہے بیج برے سے پھل اچھا

بسا بادشاہان سلطاں نشاں
بہت سے بادشاہ بادشاہ نشان

بسا پہلوانان کشور ستان
بہت سے پہلوان ولایت لینے والے

بسا تند گردان لشکر شکن
بہت سے پہلوان لشکر کے توڑنے والے

بسا شیر مردان شمشیر زن
بہت سے بہادر تلوار مارنے والے

بسا ماہرویان شمشاد قد	بسا نازنینان خورشید خد
بہت سے خوبصورت شمشاد کا سا قد	بہت سے نازنین خورشید کا سا رخسارہ
بسا ماہرویان نوخاستہ	بسا نو عروسان آراستہ
بہت سے خوبصورت نوجوان	بہت سی دلہنیں آراستہ
بسا نامدار و بسا کامگار	بسا سرو قد و بسا گلعذار
بہت سے نامور اور بہت سے کامیاب	بہت سے سرو قد اور بہت سے گل رخسار
کہ کردند پیراہن عمر چاک	کشیدند سر در گریبان خاک
کہ کیا پیراہن عمر کا چاک	کھینچا سر گریبان خاک میں
چناں خرمن عمرشاں شد بباد	کہ ہرگز کسے زاں نشانی نداد
ایسا گھر بان عمران کی کا ہوا برباد	کہ ہرگز کسی نے ان سے نشان نہ دیا
منہ دل بریں منزل جانستاں	کہ در وے نہ بینی دلے شادماں
نہ رکھ دل اوپر اس گھر جان لینے والے کے	کہ اس میں نہ دیکھے تو کوئی دل خوش
منہ دل بریں کاخ خرم ہوا	کہ میبارد از آسمانش بلا
نہ رکھ دل اوپر اس محل خوش ہوا کے	کہ برستی ہے آسمان اس کے سے بلا
ثباتی ندارد جہاں اے پسر	بہ غفلت مبر عمر در وے بسر
پایداری نہ رکھے جہان اے لڑکے	ساتھ غفلت کے نہ لیجا عمر اس میں آخر

مکن تکیہ بر ملک و فرماں دہی	کہ ناگاہ چو فرماں سد جاں دہی
نہ کر بھروسہ اوپر ملک اور بادشاہت کے	کہ یکایک جب حکم پہنچے جان دے تو
منہ دل بریں دیر نا پایدار	ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
نہ رکھ دل اوپر اس بت خانہ ناپائیدار کے	سعدی سے ایک یہی بات یاد رکھ

صفت سنبل شاہد گویم

محزونم و در دل ز تو دارم صد غم	بے لعل و لبت حریف در دم ہمدم
زیں گونہ ملولم من مسکین و غریب	کآخر شود آرام گہم کوئے عدم

امتحان اطفال کی بہ خواندن این ہر سہ غزل مشتمل بر صنایع لفظی

ہندی سہ ایکے و ۲ دویم باید خواند۔

غزل ۱

ز من بردند صبر و دل اے مونس ۲ دلبر	چہ م م جانہا چہ د د شکر
دلم بردند جانم ہم ۱۔ قامت ۲ عارض	چہ ق ق رعنا چہ ع ع انور
بود چشم و دہان او ۱۔ نرگس ۲ چشمہ	چہ ن ن شہلا، چہ چ چ کوثر
دہان و چشم آں مہ و ۱۔ غنچہ ۲۔ جادو	چہ غ غ گویا، چہ ج ج کافر
خط و خال و نگار ینش ۱ سنبل ۲ نقطہ	چہ س س مشکیں ۔ چہ ن ن عنبر

ز دردِ ہجرِ او دارم - ا حالت ۲ خاطر	چہ ح ح غمگیں چہ خ خ ابتر
ترا مہر و مہ انداز جاں اچاکر ۲ بندہ	چہ چ چ دیریں چہ ب ب کمتر
ز زلفانت شدہ پیدا، ا آفت ۲ فتنہ	چہ آ آ بے حد چہ ف ف بیمر
ز حق لطفے ہمے خواند ا ساقی ۲ بادہ	چہ س س گلرخ چہ ب ب احمر

غزل ۲

اے بیا اچوں صنوبر و رخت چوں مہ وہ	زلف داری ہمچو عنبر لب چو شکر وہ
آفتاب جاں شفائی ماہتاب دلبرے	قبلۂ آزادگانی اے صنم بارو خ
درمیانِ روخ اندر کشیدہ خ وط	دردمندم مستمندم تن گرفتہ ت و پ
ت و پ آمد نگارِ من مرا در عشقِ تو	دارو ئے دردم تو داری درمیان ل وب
ل وب برل و ب بنہادہ باشد اسحر	مروی درپیش باشد بستہ باشد دور
اے نگار اگر تو مارا یک شب مہمان بسی	نقل خواہم از لبانت ب ا و س ۵۱
شاعراں بسیار گفتہ شعرہائے بر نمک	کس نگفتہ شعر ہمچوں س ع و د وی

غزل ۳

ز زلف و خال و خطت گویم اے مہ خوباں	ا بنفشہ، ۲ سنبل - ۳ ریحاں
بدور خال و خطت	ا شکستہ، ۲ بستہ، ۳ حیراں
فتادہ در کویت	ا قباد، ۲ قیصر، ۳ خاقان

ہم از تو مے خواہند	۱ حصار و ۲ قابل، ۳ نعمان
بدہ باہل طرب	۱ نوالہ و ۲ نالہ، ۳ افغان
بدہ تو سعدی را	بحق سید کونین و جملہ اصحابان

تمت بالخیر

اعلان

ہمارے کتب خانہ میں ہر زبان اور ہر علم و فن کی کتابیں مثلاً عربی، فارسی، اردو، پنجابی، ہندی، گورمکھی، شاستری، سنسکرت اور پشتو زبان اور قرآن مجید و حمائل شریف مترجم و معرا کتب حکمت، ہیئت، لغت، قصہ جات، ناول، ناٹک نیز کتب صنعت و حرفت و کتب اہل اسلام و کتب اہل ہنود وغیرہ بارعایت اور عمدہ ہر وقت مل سکتی ہیں۔ تجربہ بہترین کسوٹی ہے

المشتہر

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی تھیان

لاہور ۶۷۳۶

سلسلہ تعلیم اسلام معروف بسلسلہ قادری

اسلامی دنیا میں آج تک ہزاروں بلکہ لاکھوں کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن جو اس سلسلہ کی کتابیں مصنفہ حضرت مصنف صاحب نے لکھی ہیں سب سے نرالی ہیں کی خصوصیت کیواسطے آسان فقرات اس اوصاف سے لکھے ہیں کہ انسان بلا دقت کے کچھ زبان پر نہیں لا سکتا لطف یہ ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اس سلسلہ کو ایک نظر دیکھ کر اس کا مضمون از بر یاد کر لے تو ایک پورے عالم سے بحث میں کوئی مسئلہ پورا دخل ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ کی شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ نوجوان مولانا مولوی علماء فقراء اور صاحب ہدایت سے جب لوگ مسئلے دریافت کرنے آتے تو آپ کو تقریر میں سے بتانا بہت مشکل ہے بلکہ علاوہ طلباء کے بہت مشکل ہوتا۔ اس لئے ہمیں خیال آیا۔ کہ مسائل دینی فصاحت کر کے علیحدہ طبع کرائے جائیں تاکہ اہل اسلام خصوصاً نئی صاحبان اور ان کی اولاد پڑھ کر تنقیص جو فی الکل مندرجہ ذیل کتب بنا چکے ہیں۔ نظر آپ تو اب سے چھپ چکی ہیں۔ قیمت سب نوٹ ہے

اسلام کا اردو قاعدہ	اس میں نہایت چھوٹے چھوٹے نصیحت آمیز فقرات بچوں کے لئے ہیں	۰	۰ ۱ ۰
اسلام کی پہلی کتاب	آداب، اخلاق، پند و نصائح اور فضائل قرآن شریف اس میں درج ہیں	۰	۰ ۲ ۰
اسلام کی دوسری کتاب	اس میں نماز روزے کے فضائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں	۰	۰ ۳ ۰
اسلام کی تیسری کتاب	مسائل غسل و وضو، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ فقہ کے مسائل و جواب	۰	۰ ۴ ۰
اسلام کی چوتھی کتاب	نکاح، طلاق، مہر کے مسئلے اور مناکحات کے بیان	۰	۰ ۳ ۰
اسلام کی پانچویں کتاب	مسائل خرید و فروخت، سود، قمار وغیرہ کا بیان	۰	۰ ۳ ۰
اسلام کی چھٹی کتاب	اذکار و اوراد، مناجات، مناجات، اور کچھ حصہ قرآنی	۰	۰ ۳ ۰
اسلام کی ساتویں کتاب	فتاویٰ اور احکام و مسائل آئین بانگر، مفید و فائدہ مند	۰	۰ ۵ ۰
اسلام کی آٹھویں کتاب	مقلد و غیر مقلدوں کے فتاویٰ اور بیان تقلید اور مسائل تجوید و وقف	۰	۰ ۵ ۰
اسلام کی نویں کتاب	تین طلاق، حلالہ، طلاق کنوارہ، نصائح اور کفریات کے مسائل درج ہیں	۰	۰ ۳ ۰
اسلام کی دسویں کتاب	آنحضرت کا وقت، اور دیگر تعلیمات متعلقہ معاش و معاملات جو ہر ایک مسلمان کو ضرور ہیں۔ اور ان کا بیان اور آپکے ارشاد پر عمل کرنے سے اسلام کے ذکر تبلیغ کے اور ہر ایک مسلمان کو ضرور ہیں۔ اور دیگر بہت سے مسائل کا جواب دیا گیا ہے	۰	۰ ۴ ۰

اسلام کی گیارہویں کتاب — اس کتاب میں مسئلہ نبوت انبیاء جو ثبوت معراج جسمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از آسمان۔ ظہور مہدی و دجال۔ یعنی اخراج دابہ کیفیت سوال منکر نکیر۔ بہشت و دوزخ۔ جنات کا بیان۔ تعداد کل اہل بہشت کی۔ کرامات اولیاء و فضائل صحابہ و ازواج مطہرات و اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کا بیان مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ بارہ مولد النبیوں کے قیمت اصل ۰ ۰ ۰ قیمت۔ باقی بارہ آنے

ان کے علاوہ ہر ایک قرآن شریف ترجمہ اردو، بارہ پارہ ہے۔ کتب تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، ہر قسم کی کتب علمی ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ جلد آئیے

مطبع انوار احمدی آگرہ